147576 ـ كسى شخص سے تعلقات ركھنے كے بعد توبہ كرنے والى لڑكى سے منگنى كرنى ہو تو كيا لڑكى سے ماضى كے بارہ ميں پوچھا جا سكتا ہے

سوال

شريك حيات تلاش كرنے كے سلسلہ ميں مجھے ايك لڑكى ملى جس سے ميں مربوط ہونے كى تمنى ركھتا ہوں، اور وہ لڑكى ـ جيسا كہ ميرى بہن نے مجھے اس كے بارہ ميں بتايا ہے ـ نيك و صالح ہے نماز كى پابندى كرتى اور قرآن مجيد كى تلاوت باقى شرعى امور كى پابندى كرتى ہے، ليكن ميرى بہن كے كہنے مطابق اس لڑكى كے ايك لڑكے سے تعلقات تھے، ليكن يہ تعلقات جماع تك نہيں پہنچے.
ميرى بہن اس لڑكى كى گہرى سہيلى ہے، اس نے مجھے بتايا كہ اب اس لڑكى ميں تبديلى پيدا ہوچكى ہے، اور اپنے كيے پر نادم بھى ہوئى روئى بھى ہے، كيا مجھےحق حاصل ہے كہ ميں اس سے اس كے ماضى كے بارہ ميں مزيد تفصيل معلوم كر سكوں؟
اور اگر مجھے يہ اچھا نہ لگى تو مجھے كيا كرنا چاہيے يا كہ اس كے ماضى كو نہيں چھيڑنا چاہيے كہ وہ ايك ايسى لڑكى تھى جس كا ماضى تھا ليكن وہ اب اس سے توبہ كر چكى ہے مجھے علم ہے كہ اس نے دوبارہ ايسا نہيں كيا، برائے مہربانى مجھے معلومات فرمات فراہم كريں، اللہ تعالى آپ كو جزائے خير عطا فرمائے.

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

جو كوئى بھى معاصى ميں مبتلا ہو اور پھر اس سے توبہ كر لے تو اللہ تعالى اس كى توبہ قبول كرتا ہے، اور اس كے گناہوں كو نيكيوں ميں تبديل كر ديتا ہے چاہے اس كے گناہ جتنے بھى ہوں اور كتا بھى عظيم اور بڑا جرم ہو.

اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور وہ لوگ جو اللہ كے علاوہ كسى دوسرے كو الہ اور معبود نہيں بناتے، اور نہ ہى حرام كردہ جان كو حق كے بغير قتل كرتے ہيں، اور نہ زنا كرتے ہيں، جو كوئى بھى ايسا كريگا وہ گنہگار ہے، اور اسے روز قيامت ڈبل عذاب ديا جائيگا، اور وہ ذليل و رسوا ہو كر اس ميں ہميشہ رہےگا

لیكن جو شخص توبہ كر لے اور ایمان لے آئے اور اعمال صالحہ كرے تو یہی وہ لوگ ہیں جن كے گناہوں كو اللہ تعالی نیكیوں میں تبدیل كر دیتا ہے، اور اللہ تعالی بخشنے والا رحم كرنے والا ہے الفرقان (68 ـ 70).

اہم یہ ہے كہ وہ سچی اور خالص توبہ كرے اور اللہ كی طرف رجوع كر لے.

اللہ سبحانہ و تعالی كا احسان و كرم ہے كہ وہ بندے كی ستر پوشی كرتا اور اس كے معاملہ كو ظاہر نہیں كرتا، اس لیے یہ بات بہت ہی بری ہے كہ اللہ سبحانہ و تعالی نے جو بات چھپا ركھی ہے وہ اسے ظاہر كرتا پھرے، بلكہ اسے چاہیے كہ وہ اللہ كی ستر پوشی كے ساتھ اپنے آپ كی ستر پوشی ركھے.

شرعی نصوص اور دلائل اس چیز كی تاكید كرتی ہیں، اور كئی مقامات پر ایسا كرنے كی ترغیب دلائی گئی ہے، ذیل میں چند ایك نصوص بیان كی جاتی ہیں:

نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم كا فرمان ہے:

" ان گندی اشیاء سے اجتناب كرو جن سے اللہ سبحانہ و تعالی نے منع كیا ہے، اور اگر كوئی ان كا شكار ہو جائے تو اسے اللہ تعالی كی سترپوشی كے ساتھ ستر پوشی اختیار كرنی چاہیے "

اس حدیث كو امام بیہقی نے روایت كیا اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے سلسلة الاحادیث الصحیحة حدیث نمبر (663) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے كہ نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اللہ سبحانہ و تعالی جس بندے كی دنیا میں سترپوشی فرماتا ہے تو روز قیامت بھی اس كی ستر پوشی فرمائیگا "

صحیح مسلم حدیث نمبر (2590).

یہ خوشخبری توبہ كرنے والے اس شخص كے بارہ میں ہے جس كی اللہ سبحانہ و تعالی نے دنیا میں ستر پوشی كی تھی كہ اللہ آخرت میں بھی اس كی ستر پوشی فرمائیگا، اور ایك حدیث میں اس كی تاكید كرتے ہوئے نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اٹھائی.

مسند احمد میں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے كہ رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تین اشیاء پر میں قسم اٹھاتا ہوں، جب کا اسلام میں کوئی حصہ ہے اللہ اسے اس کی ماند نہیں کریگا جس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں، اسلام کے تین حصے ہیں، نماز روزہ اور زکاۃ، اور اللہ تعالی جس بندے کا دنیا میں ولی بن جائے تو روز قیامت اس کا کوئی اور ولی نہیں بنےگا، اور جو شخص کسی قوم سے محبت کرتا ہے اللہ تعالی اسےان کے ساتھ کر دیگا، اور چوتھے پر اگر میں قسم اٹھاؤں تو میں گنہگار نہیں ہوتا: جس بندے کی بھی اللہ تعالی دنیا میں ستر پوشی کریگا اس کی روز قیامت بھی ستر پوشی کریگا "

مسند احمد حدیث نمبر (23968) علامہ البانی رحمہ اللہ نے السلسلة الاحاديث الصحيحة حدیث نمبر (1387) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور ايك حديث ميں نبی كريم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" میری ساری امت کو معاف کر دیا گیا ہے، لیکن وہ شخص جو اعلانیہ گناہ کرتے ہیں، اور یہ بھی مجاھرہ میں شامل ہے کہ کوئی شخص رات کے کوئی عمل کرے اور صبح اٹھ کر لوگوں کو بتاتا پھرے حالانکہ اللہ تعالی نےاس کے اس عمل پر پردہ ڈالا تھا، وہ لوگوں کو کہتا پھرے میں نے رات ایسے ایسے کیا، رات کو اس کے رب نے اس کی پردہ پوشی کی اور وہ صبح اٹھ کر اللہ کی اس پردہ پوشی کو کھولتا پھرتا ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6069) صحیح مسلم حدیث نمبر (2990).

اس سے یہ پتہ چلا کہ عورت اپنے منگیتر یا خاوند کو اپنی معصیت و گناہ کے بارہ میں کچھ نہیں بتائیگی، اور اگر وہ اس سے پوچھے بھی تو وہ اسے مت بتائے، بلکہ وہ اس میں کنایہ اور توریہ وغیرہ کر لے، یعنی وہ ایسی بات کرے جس سے سامع کوئی اور معنی لیتا ہو، اور کلام کرنے والے کا معنی کچھ اور ہو .

مثلا وہ یہ کہے: میرا تو کسی شخص کے ساتھ کوئی تعلق نہ تھا، اور اس میں اس کا مقصد یہ ہو کہ ایك یا دو روز قبل میرا کسی سے کوئی تعلق نہ تھا.

دوم:

خاوند کو دین اور اخلاق والی بیوی اختیار کرنی چاہیے اس لیے اگر اسے ایسی بیوی مل جائے تو وہ اس کے ماضی کو تلاش نہ کرتا پھرے، اور نہ ہی اس کی معاصی و گناہ کے بارہ میں دریافت کرے، کیونکہ یہ اس کے مخالف ہے کہ اللہ تعالی تو پردہ پوشی کو پسند کرتا ہے.

اور پھر ایسا کرنے میں تو شك و شبہ پیدا کرنے کا باعث بنتا ہے، اور تشویش پیدا ہوتی ہے، انسان اس سب کچھ سے غنی ہے، اسے یہی کافی ہے کہ جب اس سے شادی کرنا چاہتا ہے تو اس کی بیوی اللہ کی اطاعت کرنے والی اور راہ مستقیم پر ہو، اور اس کے حکم کو تسلیم کرنے والی ہو.

اسی طرح بیوی بھی اپنے خاوند کے ماضی کے بارہ میں دریافت مت کرے، کہ آیا وہ کسی دوسری سے محبت کرتا تھا یا اس نے کسی دوسری عورت سے تعلقات قائم کیے تھے، یا اس نے کوئی گناہ وغیرہ کیا ہے، کیونکہ اس میں کوئی خیر و بھلائی نہیں، بلکہ یہ تو شر و برائی کا دروازہ کھولنے کا باعث بنتا ہے جس کی تلافی ممکن نہیں، اور پھر یہ شریعت کی مراد کے بھی مخالف ہے جیسا کہ اوپر بیان ہوا ہے.

پھر کون شخص ہے جس نے کبھی کوئی برائی اور غلطی نہ کی ہو، اور کون ایسا شخص ہے جس کی صرف نکیاں اور اعمال صالحہ ہی ہیں، اور کون اللہ کا بندہ ایسا ہے جس نے کبھی کوئی گناہ نہ کیا ہو جس سے وہ توبہ کی امید رکھے، اور اسے چھپائے ہم سب ایسے ہی ہیں.

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام پر جب اللہ نے دین اسلام کا احسان کیا اور انہیں اپنے نبی کے ساتھ ایمان لا کر آگ سے بچایا تو اس سے قبل وہ کہاں اور کیسے تھے؟

کیا وہ ظلم و شرک کی اتھاہ گہرائیوں میں نہیں پڑے ہوئے تھے ؟

کیا وہ بتوں کی عبادت نہیں کیا کرتے تھے ؟

وہ کیا کچھ نہیں کرتے تھے ؟

اس لیے آپ ماضی کے اوراق کو چھوڑیں وہ ان کے ذمہ ہے اور معاملہ اللہ کے سپرد کر دیں وہ ہر خفیہ اور ظاہر چیز کو جانتا ہے.

حاصل یہ ہوا کہ:

یہ لڑکی جب توبہ کر چکی ہے اور اپنی حالت سنوار چکی ہے اور اس وقت اس کی حالت سے نیك و صلاح واضح ہے تو پھر استخارہ کرنے کے بعد اس سے شادی کرنے میں کوئی حرج نہیں، اور آپ کو اس کے ماضی کے متعلق نہیں دریافت کرنا چاہیے؛ کیونکہ اس سوال میں آپ کے لیے کوئی خیر و بھلائی نہیں، اور پھر یہ تو پردہ پوشی کے بھی منافی ہے کیونکہ اللہ پردہ پوشی پسند کرتا ہے، اور پھر ہو سکتا ہے سوال کرنے سے وہ جھوٹ بولے یا پھر سچائی

اختیار کرے لیکن آپ اس کی تصدیق پر مطئمن نہ ہوں اور آپ کو شك و شبہ پیدا ہو.

اور اگر آپ جانتے ہیں کہ آپ کو جو اللہ نے پردہ پوشی کا جو حکم دیا ہے اس پر صبر نہیں کر سکتے ہیں، اور کسی کے عیب تلاش کرنے کو نہیں چھوڑ سکتے تو آپ اس لڑکی کو کسی دوسرے کے لیے رہنے دیں، اللہ تعالی اسے آپ سے بہتر شخص عطا فرمائیگا، اور آپ کو بھی کوئی ایسی بیوی عطا فرمائیگا جو اس سے بہتر ہو.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو صحیح راہ کی توفیق نصیب فرمائے.

واللہ اعلم .